صلِّ علیٰ محمدٍ۔ صلِّ علیٰ محمدٍ

ہم اور ہمارے رسولؐ

وجد آفریں، کیف آور، رُوح پرور حمد و ثنا، نعت ہائے رسولؐ، شہدائے دشت کرب و بلا اور جہادِ فلسطین سے متعلق ولولہ انگیز نظموں کا مجموعہ

نتیجۂ فکر

ظفر الملّت والدّین سیف الحق والقلم

حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مالک و ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور (پاکستان)

پبلشر:-
دفتر خاتونِ مشرق اردو بازار دہلی 6

قیمت: بارہ روپے پچاس پیسے ~~12/50~~

۸۰ نعت اردو
15-58

سیف الحق والقلم مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قلمی فوٹو

منسوب بلا اجازت

ایک ایسے مخلص، خاموش خدمت گذار، ملک و ملّت کے
خادم، دیندار، باوقار، حکومتِ کشمیر کے مضبوط ستون

فضیلت مآب غُلام محمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

کے نامِ نامی سے منسوب۔ بلا اجازت، اور بغیر اطلاع۔
اُمید ہے کہ یہ صحیفہ حمد و ثنا، نعت ہائے محبوبِ خدا، شہدائے دشت کرب و بلا اور جہادِ فلسطین میں مر مٹنے والے شہیدوں کا مُرقع جناب غلام محمد شاہ کو پسند آسکے گا۔ اور آپ کی عنایات اور نوازشات سے اسلامیانِ کشمیر کے لئے حرزِ جان و دل بن سکے گا۔ آمین

عبداللہ فاروقی
ایڈیٹر
خاتونِ مشرق اردو بازار
دلی ۶

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

ہم اور ہمارے رسول

علمائے ربانی، صوفیائے عظام، مسلم رہنماؤں اور مسلم لیڈروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مولانا ظفر علی خاں مرحوم جیسا روح پرور محبت رسول میں ڈوبا ہوا کلام موجودہ صدی میں کوئی عظیم شاعر پیش نہیں کر سکا۔

مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اخبار "منادی" میں ایک مرتبہ لکھا تھا کہ مولانا ظفر علی خاں کا نعتیہ کلام پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایسے وجد آفریں کلام کے صدقہ میں مولانا ظفر علی خاں جنت کے مستحق ہو گئے ہیں۔ اور جو مسلمان اس کلام کو پڑھیں گے۔ اور دوسروں کو سنائیں گے۔ وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے۔

شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم عظیم مفکر اور عظیم شاعر اور فلاسفر تھے۔ مگر مولانا ظفر علی خاں جیسا نعتیہ اور محبت رسول میں ڈوبا ہوا ولولہ انگیز کلام علامہ مرحوم بھی ارشاد نہ فرما سکے۔"

اس بیش بہا ذخیرہ کی اشاعت کے لئے میں نے عزم صمیم کیا ہے کہ مولانا مرحوم کا نعتیہ کلام شائع کیا جائے۔ تاکہ اس کی اشاعت سے

مسلمانانِ ہند کو روحانی اور ذہنی پاکیزہ غذا اور لطف حاصل ہو سکے۔
فی الحال حمد و ثنا، نعت ہائے رسولؐ اور شہادت دشت کرب وبلا سے متعلق ایک مجموعہ کتابی شکل میں پیش کر رہا ہوں۔ اس عارفانہ کلام کا مطالعہ فرمایئے۔ اور کیف و سرور سے روحانی اور ذہنی غذا حاصل کیجیے۔

مولانا کے سیاسی، تاریخی اور تحریکِ آزادی سے متعلق کلام بے مثال ہے۔ اور ایسا جوش آفریں کلام متحدہ ہندوستان میں کوئی شاعر گذشتہ ایک سو سال میں بھی پیش نہیں کر سکا، اور نہ آئندہ کر سکتا ہے۔

مولانا کا سیاسی کلام علیحدہ مرتب کر رہا ہوں۔ ترتیب مکمل ہونے پر اخبارات میں اس کا اعلان ممکن ہے۔ آپ انتظار کر سکتے ہیں۔

عبداللہ فاروقی
۲۴ر جولائی ۱۹۷۸ء

توفیق فاروقی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے سُود لیتھو پریس دریا گنج دِلّی میں چھپوا کر دفتر خاتون مشرق اردو بازار دِلّی سے شائع کیا

حمد وثنا، نعت ہائے رسولؐ اور جہادِ فلسطین وغیرہ نظموں کی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حمد وثنا		اپنوں کا خون مجھ سے بہایا نہ جائے گا	۳۹
ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم وگماں تو نے	۱۷	**نعتیں**	
نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اس کی ضیا آئی	۲۰		
جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف	۲۲	رحمۃ للعالمین	۴۱
فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہو اسلام کا رنگ	۲۳	وہ جو خدا کے ہو گئے اُن کا خدا ہوا	۴۲
مسلمانوں کے گھر چلکر خدا کا لطفِ عام آیا	۲۵	دلِ بیتاب جا جوارِ مدینہ کو چوم کر	۴۳
جہاں میں بن کے آئے ہے رسول اس کا...	۲۶	میرا یہ زمزمہ ہے ترانہ زبور کا	۴۶
خدا کا فرض اور اس کے نبی کا قرض ادا کر دے	۲۸	ہم بیکسانِ ہند کے ملجا تمہیں تو ہو	۴۸
ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمد کے خدا سے	۳۰	فریاد بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰
گھر سے نکلے جو محمد کے گھرانے والے	۳۲	بادل کی گرج تکبیر دلوں میں....	۵۲
رسول اللہ کی اُمت مٹائی جا رہی ہے کیوں؟	۳۴	رسول اللہ کے مشکل کشا ہونے کا وقت آیا	۵۴
برس کے تھمے ابرِ رحمت پروردگار اب بھی	۳۶	شرابِ حق پی کے محو مستا ہوں ...	۵۶
آفاق میں اللہ کی قدرت کے نشاں دیکھ	۳۷	ہر ملک میں بلند نبی کا علم کیا	۵۷

کسی روز دیکھ لینا وہ نظر ادھر بھی ہو گی	۵۸
علمبردارِ حق تم ہو سپہ سالارِ دیں تم ہو	۵۹
اور پہنا دے ہمیں پھر سطوتِ کسریٰ کا تاج	۶۲
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات	۶۳
اُمّت پر رسولؐ کا احسان	۶۶
نظام الملک کا فرمان ہو جا	۶۷
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے	۶۸
اے نشانِ محبتِ حق مظہرِ شانِ جلیل	۶۹
ہم بھلا ہیں یا بُرے تیرے ہی آخر ہیں غلام	۷۱
سایہ پرور تیری رحمت کا حرم بھی دیر بھی	۷۳
تُو ہے شفیع مطاع تُو ہے نبی کریمؐ	۷۵
محبت ناز کرتے ہیں ہم ابتدا پر	۷۸
دینِ قوم مصطفےٰ رحمتِ عام ہو گیا	۷۹
موجِ بلا تاک میں دُور ہے ساحلِ نجات	۸۱
دنیا میں سرنگوں علمِ مصطفےٰ نہ ہو	۸۳
اک آتی ایک ٹھوکر سے کرے سو فلسفی پیدا	۸۵
دین بھی ہو جائے تجھے حاصل دنیا کی بھی مراد ملے	۸۶
کون دیکھ سکا ہے آجتک اس کا جلوہ ...	۸۷
خیرِ مثل فضلِ مجسم صورتِ احساں پیکرِ رحمت	۸۹
کہتی تھی شانِ رسالت ہے یہ وقتِ صبر و شکر	۹۱
وقت آگیا کہ رات کٹے اور پَو پھٹے	۹۲
اے صبا جا کر مدینے کو مرا پہنچا سلام	۹۳
پرستارانِ خاکِ کعبہ کی قسمت چمک اُٹھی	۹۶
جو ہستیاں بھی راہ میں آئیں اُٹھائے جا	۹۸
مگر خود ظلم کی گردن میں طوقِ آہنیں ہوگا	۱۰۰
ہم خاکِ درِ پیمبر ہیں یا سرمۂ دیدۂ خاوریں	۱۰۲
سمٹ کر چاندنی غارِ حرا میں آ ہی جاتی ہے	۱۰۳
بے حجاب ہر طرف حسنِ لایزال تھا	۱۰۴
اپنے معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات	۱۰۶
خدا کے تخت سے ٹکرائیں مظلوموں کی فریادیں	۱۰۷

احادیثِ نبوی (نظم)

ماں باپ کا ادب	۱۰۸
اعظم الجہاد	۱۰۸

ہلالِ عید

ناموسِ محمدؐ کے نگہباں کو مبارک	۱۱۰
ہلالِ عید سے دو باتیں	۱۱۱

واقعات کربلا

پھر تازہ ہوا قصۂ حسین ابنِ علیؓ کا ۱۱۳
کیا نوحہ کرے کوئی حسین ابنِ علیؓ کا ۱۱۵
دنیا کو قیامت کا سماں جس نے دکھایا ۱۱۷
آزادئ حیات کا یہ سرمدی اُصول ۱۱۹
قناعت ہو تو ایسی ہو نظر ہے آبِ آہن پر ۱۲۰

مجاہدِ فلسطین

ایک مجاہدِ فلسطین کا نعرۂ عاشقانہ ۱۲۱
مجاہدینِ عرب اور غازیانِ فلسطین ۱۲۲
رنگ لائے گا فلسطین کے مسلمان کا خون ۱۲۳
عرب مجاہد کا نعرۂ مستانہ ۱۲۵
خُدا کا نور آرائش ہے اس کے بام اور در کی ۱۲۷
جوئے خون بہنے کو ہے قدس کے میدانوں سے ۱۲۸
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے ۱۳۰

مُتفرق

جشنِ آزادئ کشمیر ۱۳۳
حضرت علی شیرِ خدا کا اخلاق ۱۳۶
بل پڑ گیا خدا کی جبینِ جلال میں ۱۴۰
وہ تیغ جس کی چمک برقِ طُور کی مانند ۱۴۱
غیرتِ حق کی بجلیاں کوند رہی ہیں ہر طرف ۱۴۳
بن جائے گی گر خاک وہ صاحبِ معراج ۱۴۶
اللہ کے قانون میں ہوتی نہیں ترمیم ۱۴۸
تیری تلوار کی جھنکار کا دنیا میں ہے شور ۱۵۰
میری جاں پہ چھائے جاتی ہے فنا کی آرزو ۱۵۲
قافلہ کو ہے تری بانگِ درا کی آرزو ۱۵۴
کہ رہبری کے لئے میرِ کارواں نہ رہا ۱۵۵
جلوہ گر تھا تمکنت سے مسندِ اسلام پر ۱۵۷
جبینِ زید پر اس وقت وہ رونق برستی تھی ۱۵۹
غلام احمدِ مرسلؐ کو سلطاں کا ملے رتبہ ۱۶۰
اس کے سمجھنے کیلئے دل میں ہونا چاہیئے ذوقِ سلیم ۱۶۱
بلند اک ساتھ ہوتی ہیں مسلمانوں کی تکبیریں ۱۶۲
ستم ہوئے ہیں وہ اسلام پر کہ کیا کہیئے ۱۶۳
دیں کی رکھ لیں آبرو اور کفر کو رسوا کریں ۱۶۵
وہ حیواں بنتے جاتے ہیں جو ہم انسان سمجھے جاتے ہیں ۱۶۷
اسلام کی عزت کے نگہباں کہاں ہیں ۱۶۸

بے درو زمانہ کی ہوا اور ہی کچھ ہے	١٦٩
دولتِ ایماں کی حاصل ہے فراوانی مجھے	١٧١
دار پر چڑھنے سے پہلے رازِ عشق افشا نہ کر	١٧٢
اس سمندر سے مسلمانوں کا بیڑا پار کر	١٧٣
میں تیرے واسطے پیغامِ بقا لایا ہوں	١٧٤
تو چمکتا ہے ہر اک کشور میں بنکر آفتاب	١٧٥
تجھے یاد نہ آئے رحمت کے لطفِ عام کے	١٧٧
مساوات اور اخوت سب مسلمانوں کا آئین ہو	١٧٩
مؤثر کافروں کا کوئی بھی حیلہ نہیں ہوگا	١٨١
مرنے کو ہو تیار کہ قانون یہی ہے	١٨٢
فدا ان کی عزت پہ دل بھی ہے جاں بھی	١٨٤
غوری کو کسی اور ہی طاقت نے دیا اوج	١٨٦
شانِ اورنگ زیب عالمگیرؒ	١٨٧
اے سرنگا پٹم، اے گنجِ شہیدانِ کرام	١٨٨
یہ مژدہ سنایا ہے مرغِ سحر نے	١٩٠
جواں ہو رہا ہے جنوں ایشیا کا	١٩٢
ساقی سے بے نیاز ہیں سرمستیاں مری	١٩٣
مری دعا ہے رسا لا الٰہ الا اللہ (شورش کاشمیری)	١٩٤
پانی کی طرح خونِ مسلماں کا بہا ہے (ماہر القادری)	١٩٦
برپا ہے ابھی معرکے بازار میں کہرام (حضرت انغار اعظمی)	١٩٨
پھر ارضِ مقدس نے مسلماں کو پکارا (مذاق العیشی)	٢٠١
خطرے میں ہے حرم (وزیر حسین وزیر کانپوری)	٢٠٤
رحمتِ باری کا سہارا (محمد عرفان شاغل)	٢٠٧

شاد رہیں آباد رہیں

جنہوں نے " ہم اور ہمارے رسول" کتاب شائع ہونے سے پیشتر کتاب کی قیمت، امدادی رقمیں، عطیات روانہ کئے ہیں۔ اُن سب کے نام دیتے اس کتاب میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

جن جن بہنوں اور بھائیوں نے رقمیں روانہ کی ہیں۔ ان سب کو ایک ایک۔ دو دو۔ پانچ پانچ۔ یا اس سے زائد کتب روانہ کی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ...!

★ ——————— عبداللہ فاروقی

نمبر ۱: محترمہ [illegible]	۱—۰۰
نمبر ۲: محترمہ [illegible] صاحبہ لکھنؤ۔	۵—۰۰
نمبر ۳: محترمہ بیگم [illegible] صاحبہ [illegible]	۵—۰۰
نمبر ۴: محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible]	۱۰—۰۰
نمبر ۵: محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible]	۱۰—۰۰
نمبر ۶: محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible]	۲۰—۰۰
نمبر ۷: محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible]	۵—۰۰
نمبر ۸: [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]—۰۰
نمبر ۹: [illegible]	۵—۰۰
نمبر ۱۰: [illegible]	[illegible]—۰۰
نمبر ۱۱: [illegible]	۳—۰۰
نمبر ۱۲: مسٹر [illegible]	۵—۰۰
نمبر ۱۳: [illegible] صاحبہ [illegible]	۱—۰۰
نمبر ۱۴: [illegible]	—۰۰
نمبر ۱۵: [illegible]	—۰۰
نمبر ۱۶: [illegible]	—۰۰
نمبر ۱۷: مسٹر [illegible]	—۰۰
نمبر ۱۸: [illegible] صاحب [illegible]	—۰۰
نمبر ۱۹: [illegible]	۱—۰۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مختصر حالات زندگی

سیف الحق [illegible]

[illegible]

میرے جگر میں ڈالا ہنس کر وہم گمان تو نے

[illegible]

یا رب اپنے کرم سے ریزہ مورِ ناتواں کو بھی!
[illegible] نعمت کے خواں تو نے

[illegible] سے مجھ کو [illegible]
[illegible] تو نے
[illegible] رہتی ہوں
[illegible] حیات [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

چمکتا تیر غفلت پر اگر کر رسالت کا
خرد سے مرتبہ کچھ بھی نہ کم ہوتا جہالت کا

جب چمکتا تھا ہمارا اختر شگاف

ہم تیرے احمد سے جب تک ملا کرتے تھے
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

فرش پہ ہوا اسلام کا نقشہ عرش پہ ہوا اسلام کا رنگ

منتظرانِ حق کے لیے پیدا ہوئی بعثت رسول
باغِ نبی میں [illegible] کی وقت زیبندہ نرگس سب مقبول

[illegible] جیسی چل [illegible] روشن ہو گئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مسلم کب تک تھی جو مظلوم و مجہول

فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ
شفقت و رحمت [illegible] کے [illegible] ملول

غیب کی سلام کہاں ہر سینے میں [illegible] کہاں
عیب ہے مسلم میں تو یہ ہے [illegible] نظام [illegible]

یاد ہو قرآن کی کوئی آیت یا ہو نبی کی کوئی حدیث
بات کسی صورت میں بنے گی معقول ہو وہ یا منقول

صبح کی ساعت آئی ہوئی ہے سجدہ میں گر کر مانگ دعا
رحمت سر پر آن کھڑی ہے مسلم کیوں ہو تو ہے ملول

بگڑی ہوئی بن جائے گی تیری [illegible] سنو جب [illegible] گئے تھے
مضطرب اتنے کس لئے ہو [illegible] ہی [illegible] دل

امت سادات کی بھی [illegible] دیکھئے ہوتی ہے [illegible] کہ نہیں
قوم [illegible] سلام [illegible] جمعیت کو نظر آتا ہے مشکل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطفِ عام آیا

جو شعبان کی شب ختم اور ماہِ صیام آیا
اسی کی صبح کو بزم آئینہ میں ہو کر تمام آیا

سعادت کے جلو میں رحمتِ پروردگار آئی
مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطفِ عام آیا

فرشتوں نے جگایا فطرتِ آدم کو سوتے سے
حیاتِ جاوداں کا بن کے آدم کو پیام آیا

درِ مے خانۂ وحدت کے پٹ جبریل نے کھولے
ترستے تھے جسے خوگر گردش میں وہ جام آیا

وہ حکمت جس سے [illegible] جیسے مہینے میں
[illegible] آزادی کا پیام آیا

[illegible] وہ [illegible] جن کی [illegible] میں
کلامِ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم آیا

مسلمانو! [illegible] کے [illegible]
[illegible] مقام آیا

وہ [illegible] جس کی رحمت نے گناہوں کو مٹا دیا ہے
[illegible] مصیبت میں [illegible] کے بھی کام آیا

جہاں میں بن کے آتا ہے رسول اُن کا غلام اُن کا

پہنچتا ہے جو اک دفعہ [illegible] کے در جام اُن کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے [illegible] اُن کا

[illegible] ہی ہے اُس کی یاد میں [illegible]
دوئی کے نقش سب مٹ [illegible] نام اُن کا

ہر اک ذرہ فضا کا داستاں اُن کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا دیتا ہے پیام اُن کا

[illegible]
[illegible] دنیا [illegible] نام اُن کا

میں اُس کو کعبہ و بت خانہ میں کیوں ڈھونڈتا پھروں
میرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُن کا

[illegible]
[illegible]

میری [illegible] میرے حق میں ان کی رحمت تھی
[illegible] گرتے کبھی میں [illegible] اُن کا

[illegible]
[illegible]

ہوئی ختم اس کی حجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے ان سب تک محمد نے کلام اس کا

بجھاتے ہی رہے پھونکوں سے کافر اس کو رہ رہ کر!
مگر ز[illegible]ی ساعت پہ رہا ہو کر تمام اس کا

زباں اس کی تحمل پر ہے، بے ڈھب گرفت اس کی
اور اس کی دستگیری ہے کہ ہے سخت انتقام اس کا

خدا کا قرض اور اسکے نبی کا قرض ادا کردے

الٰہی برقِ عبرت کی تڑپ مجھ کو عطا کردے
مجھے آتش زیر پا کو ساتھ ہی آتش نوا کردے

مری تقدیرِ سحر آلود میں کر دے اثر پیدا
کہ اہلِ درد کے حلقوں میں اک محشر بپا کردے

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرحِ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کردے

بتا دوں گا کہ خاکِ ہندیوں اکسیر بنتی ہے
مری پلکوں کو جاروبِ حریمِ مصطفیٰ کردے

ہمارا قافلہ کچھ لُٹ چکا اور کچھ ہے لٹنے کو
رسول اللہ کو اس کی خبر بادِ صبا کردے

جو مسلم ہے تو جاں ناموسِ ملت پر فدا کردے
خدا کا قرض اور اُس کے نبی کا قرض ادا کردے

بھری محفل میں لا سکتا نہ ہو گر کفر تاب اُس کی!
تو زنداں ہی میں جا کر روشن ایماں کا دیا کردے

شہادت کی تمنا ہو تو انگریزی حکومت پر
کسی مجلس کے اندر نکتہ چینی برملا کردے

ضرورت ہے اب اُس ایجاد کی دانائے مغرب کو!
جو اہلِ ہند کے دامن کو چولی سے جُدا کر دے
نکل آنے کو ہے سورج کہ مشرق میں اُجالا ہو
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے
قفس کی تیلیوں پر آشیاں کا کاٹ کر چکر
فلک سے گر پڑے بجلی کہ بلبل کو رہا کر دے
یہی ہے پہچان خاصانِ خدا کی ہر زمانہ میں
کہ خوش ہو کر خدا ان کو گرفتارِ بلا کر دے

قِطعہ

جہاں میں مِلّتِ بیضا کی روشنی پھیلی
نکال جس نے دیئے ساری ظلمتوں کے بل

عطا ہوئی ہمیں دنیا بھی دین کے ہمراہ
لگے تھے فقر کی ڈالی میں سلطنت کے پھل

ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمدؐ کے خدا سے

اے ملت بیضا تیری شوخی ہے نمودار
ہر راہ میں اب تک ترے نقش کف پا سے
اے سطوت کبریٰ تیری تلوار کی جھنکار
سنتے ہیں یہ کان اب بھی دو عالم کی فضا سے
آفاق میں اب تک تیری تقدیر کا طغرا
آراستہ ہے سرخی خون شہدا سے
یہ سچ ہے کہ دنیائے صلیبی کی عداوت
لپٹی ہوئی ہے تن کے بلا تیر کر لوا سے
گردش تیری قسمت کی ہیں پطرس کے پیڑھتے
بجلی ترے خرمن کی ہیں پاپا کے نوا سے
ہر گوشۂ عالم میں کلیسا کے پرستار
اب تک ہیں بدستور ترے خون کے پیاسے
لیکن علم حق نہ جھکا ہے نہ جھکے گا!
باطل کی فضاؤں میں پیمبر کی دعا سے
پھر سر سے لپیٹ اس کفن نور کو ایک بار
لائے تھے جسے بدر کے میداں میں حرا سے

اعدا کی صفوں کو اُلٹ اس طرح کہ پیدا
ہو غلغلہ اَحْسَنْتَ کا ارض اور سما سے

مرنا ہے تو مَر، جادۂ شاہِ دوسرا میں
ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمدؐ کے خُدا سے